مونچھوں کا بیان

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

''شارب'' سے مراد مونچھوں کے وہ بال ہیں، جو اوپر والے ہونٹ سے نیچے آ جائیں اور عموما کھانے پینے والی چیز سے مَس ہوں۔ چالیس دن سے پہلے پہلے مونچھیں کاٹنا ضروری ہے، اس سے زیادہ تاخیر کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ مونچھیں بڑھانا ممنوع ہے۔ خلاف فطرت عمل ہے۔ کفار سے مشابہت ہے۔ مونچھیں کاٹنے کا حکم ہے۔ بڑی بڑی مونچھیں رکھنا اسلامی تہذیب کے منافی ہے۔

افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ کتنے لوگ بڑی بڑی مونچھیں رکھتے ہیں، ہر وقت انہیں تاؤ دیتے رہتے ہیں، حتی کہ انہیں اس حالت میں موت آ جاتی ہے، ان کے مرنے کے بعد ان کی مونچھیں کاٹی جاتی ہیں۔ کاش مسلمان اپنا ظاہر شریعت کے مطابق کر لیں۔ ہر وقت اپنے آپ کو موت کے لیے تیار رکھیں۔

مونچھیں کاٹنا فطرت ہے:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

''پانچ چیزیں فطرت ہیں؛ ختنہ کروانا، لوہے کا استعمال (زیر ناف بالوں کی

صفائی کے لئے)، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔‘‘
(صحيح البخاري : ٥٨٨٩، صحيح مسلم : ٢٥٧)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ؛ قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ .

’’دس خصائل فطرت ہیں: (۱) مونچھیں کاٹنا، (۲) داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا، (۵) ناخن کاٹنا، (۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا، (۷) بغلوں کے بال نوچنا، (۸) زیر ناف بال مونڈنا، (۹) استنجا کرنا۔ دسویں چیز راوی (مصعب) بھول گئے ہیں، کہتے ہیں: شاید وہ کلی ہو۔‘‘ (صحيح مسلم : ٢٦١)

مونچھیں نہ کاٹنا غیر مسلموں کا عمل:

❁ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّونَ عَثَانِينَهُمْ وَيُوَفِّرُونَ سِبَالَهُمْ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُصُّوا سِبَالَكُمْ وَوَفِّرُوا عَثَانِينَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ .

’’ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اہل کتاب داڑھی منڈواتے اور مونچھیں

بڑھاتے ہیں، فرمایا: آپ مونچھیں کٹوا کر اور داڑھی بڑھا کر یہود و نصاریٰ کی مخالفت کریں۔''

(مسند الإمام أحمد : ٥/٢٦٤-٢٦٥، المُعجم الكبير للطّبراني : ٨/٢٣٧، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ (فتح الباري : ١٠/٣٥٤)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُمْ يُوفُونَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُونَ لِحَاهُمْ، فَخَالِفُوهُمْ .

''مجوس مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی منڈواتے ہیں، آپ ان کی مخالفت کیجئے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٨/٥٦٦-٥٦٧، المُعجم الأوسط للطّبراني : ١٠٥١، ١٦٤٥، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ١/١٥١، شُعَب الإيمان للبيهقي : ٦٠٢٧، واللّفظ لهٗ وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٥٤٧٦) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

معقل بن عبید اللہ جزری ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَلْ هُوَ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ صَدُوقٌ لَا بَأْسَ بِهٖ .

''اکثر محدثین کے نزدیک ''صدوق، لا باس بہ'' ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٤/١٤٦)

مشرکین اور مجوس کی مخالفت کا حکم:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحٰى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ .

''مشرکین کی مخالفت کریں، داڑھی بڑھائیں اور مونچھیں پست کریں۔''

(صحيح البخاري : ٥٨٩٢ ، صحيح مسلم : ٢٥٩)

❁ **ایک روایت میں ہے:**

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحٰى .

''مشرکین کی مخالفت کریں، مونچھیں پست کریں اور داڑھی بڑھائیں۔''

(صحيح مسلم : ٢٥٩)

❁ **سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوسَ .

''مونچھیں کاٹ کر اور داڑھی بڑھا کر مجوس کی مخالفت کریں۔''

(صحيح مسلم : ٢٦٠)

مونچھیں کاٹنا ضروری ہے:

❁ **سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا .

''جو (زائد) مونچھیں نہ کاٹے، وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔''

(سنن النّسائي : 13 ، سنن التّرمذي : 2761 ، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (٥٤٧٧) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔**

(فتح الباري : 337/10)

❁ **سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحٰى .

''مونچھیں پست کریں اور داڑھی بڑھائیں۔''

(صحیح البخاري : ۵۸۹۳، صحیح مسلم : ۲۵۹)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔''

(صحیح مسلم : ۲۵۹)

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ شَارِبِي وَفٰى فَقَصَّهٗ لِي عَلٰى سِوَاكٍ .

''میری مونچھیں بڑھی ہوئیں تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک رکھ کر انہیں کاٹ دیا۔''

(سنن أبي داود : 188، شمائل التّرمذي : 167، وسندهٗ صحيحٌ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل:

❁ شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ خَمْسَةً مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُمُّونَ شَوَارِبَهُمْ وَيُعْفُونَ لِحَاهُمْ وَيَصُرُّونَهَا؛ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ، وَالْحَجَّاجَ بْنَ عَامِرٍ الثُّمَالِيَّ، وَالْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ الْمَازِنِيَّ، وَعُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، كَانُوا يَقُمُّونَ مَعَ طَرَفِ الشَّفَةِ .

”میں نے پانچ صحابہ کو دیکھا کہ وہ مونچھیں کاٹتے تھے، داڑھی بڑھاتے اور رنگتے تھے؛ سیدنا ابوامامہ باہلی، سیدنا حجاج بن عامر ثمالی، سیدنا مقدام بن معدی کرب، سیدنا عبداللہ بن بسر مازنی، سیدنا عتبہ بن عبد سلمی۔ سبھی ہونٹ کے کنارے سے مونچھیں کاٹتے تھے۔“

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٢٦٢/١٢ ، مسند الشّاميين للطّبراني : ٥٤٠، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١٥١/١، وسندهٗ حسنٌ)

✿ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”جید“ کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد : ١٦٧/٥)

✿ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهٗ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ الْجِلْدِ .

”آپ رضی اللہ عنہ مونچھیں تراشتے تھے، یہاں تک کہ جلد کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔“

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : 231/4، وسندهٗ حسنٌ)

✿ عبیداللہ بن عمر عمری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِنَافِعٍ : أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ؟ قَالَ : يَأْخُذُ مِنْ هَا هُنَا، وَهَا هُنَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهٗ .

”میں نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مونچھے کاٹتے تھے، فرمایا: (جی ہاں) یہاں اور یہاں سے کاٹتے تھے، یعنی اوپر اور نیچے سے۔“

(الأحاد والمَثاني لابن أبي عاصم :741، وسندهٗ صحيحٌ)

مونچھیں مونڈنا یا کاٹنا:

مونچھوں کو کاٹنا چاہیے یا مونڈنا؟ اس بارے میں درست مؤقف یہی ہے کہ کاٹنے

اور مونڈنے میں اختیار ہے۔اس بارے میں وارد دلائل میں یہی تطبیق ہے۔

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ مونچھیں صاف کرنے کو مثلہ خیال کرتے تھے۔

(المؤطأ : 922/2)

یہ امام رحمہ اللہ کا اجتہاد ہے۔

❁ عبیداللہ بن عمر قواریری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَوْمًا وَّقَدْ حَلَقَ شَارِبَهٗ، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ أَسْنَانِي كُلَّهَا وَقَعَتْ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ أَبْنَائِي يَمُوتُونَ وَأَبْقٰى .

''ایک دن امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تشریف لائے، آپ نے اپنی مونچھیں مونڈ رکھی تھیں، مسکرائے اور کہنے لگے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سارے دانت گر گئے ہیں، اس کی تعبیر یہ ہے کہ میرے بیٹے وفات پا جائیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔''

(تاريخ ابن أبي خيثمة : 933، وسندهٗ صحيحٌ)

مونچھیں کاٹنے کی مدت:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیں لینے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر

ناف بال صاف کرنے کی آخری حد چالیس دن رکھی ہے کہ اس سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔" (صحیح مسلم : ۲۵۸)

جمعہ کے دن مونچھیں کاٹنا:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

"آپ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ اپنے ناخن تراشتے تھے اور مونچھے کاٹتے تھے۔"

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 244/2، وسندهٗ صحيحٌ)

مونچھوں کو تاؤ دینا:

❁ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا كَرَبَهٗ أَمْرٌ فَتَلَ شَارِبَهٗ .

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب پریشان ہوتے، تو اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے تھے۔"

(العِلَل لأحمد برواية ابنه عبد الله : 73/2، طبقات ابن سعد : 248/3، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مونچھیں اس حد تک بڑھی ہوئی نہ تھیں کہ غیر مسلموں سے مشابہت لازم آئے۔ بسا اوقات چھوٹی مونچھوں کو بھی تاؤ دیا جا سکتا ہے۔ دراصل شریعت نے بے ہودہ مونچھوں سے منع کیا ہے۔

نوٹ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''میرے پاس صرف ایک بکری ہے (جو میں نے کسی کو دودھ کے لے عاریۃً دے رکھا ہے) کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، آپ اپنے بال مونڈھ لیں، ناخن تراش لیں، مونچھیں کاٹ لیں اور زیرِ ناف بال صاف کر لیں، آپ کو پوری قربانی کا ثواب مل جائے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٦٩/٢، سنن أبي داوٗد : ٢٧٨٩، سنن النسائي : ٤٣٦٥، وسندہٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۹۱۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۲۳/۴) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔